رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO. A. 783



قیمت فی پرچہ ۲ر

... المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین ... اڈیٹر چھپ کر شائع ہوا

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین کیجاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کرسکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس مین آپ کے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپکے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید طلب و مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہندوستان بھر ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اُنھین لازم ہے کہ چھ سالانہ خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہین۔ یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستہ مین گاؤ گھپ ہوجاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیاز مند منیجر خود نہین پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی پرچہ بند کردیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کرلی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اُنکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائین۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن مین نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہین اُنھین خطوط و منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۱۰

مضامین غیر

۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء

غزل

(از جناب حکیم ... صاحب ...)

آپ عاشق زلف کے ہیں نام پیدا کیجیے
جنگلوں میں جا کے دن بھر سانپ مارا کیجیے

اب تلنگ دین کے اس بت کا نظارا کیجیے
ڈگڈگی لے لیجیے بندر نچایا کیجیے

حسرتوں کا چلے تیار اک رسالہ کیجیے
یار کنوؤں پر پھر اک حملہ کرایا کیجیے

دیکھیے پڑ جائیے گا حضرت قیس ایک دن
یوں گلے بندوں نہ لیلیٰ کو پکارا کیجیے

عاشقوں سے کل کی دولت مانتا ہے گر ضرور
حسن کی دوکان کا چلتے دوالا کیجیے

دل دواں بیار غم ہے اور مزاج ہیں ضعیف
اے جناب عشق یوں ہنستے بگاڑا کیجیے

حضرت پروانہ بھی بزم میں ہے یادگار
شمع کو اس طرح سے لا تین نہ مارا کیجیے

کچھ نہ کچھ مل ہی رہے گا گر یہی ہے شان جور
عاشقوں کی زندگی کا چل کے بیا کیجیے

حسن کے لنگرے ابھی تو وٹی دل کی پتنگ
پیٹا ہے پیٹا یہی دن بھر پکارا کیجیے

دن کو مارے ہے میاں نیبو نظر آنے لگیں
کم سے کم اتنی تو عشق نام لیلیٰ کیجیے

آ رہی ہے صاف بوئے قلب غیر منتقم
پھیر کر منھ اہل محفل سے ڈکارا کیجیے

حسن کی بجلی گرا کر جھنک دیکھیے میری لاش
قبر کہ دانے کی کیوں زحمت گوارا کیجیے

رنگ کہتے ہیں وہ آئینے چاہ نہ چاہے حکیم
آج کل گھر میں مگر آرائش نو فیرا کیجیے

تقویم نوروز دل افروز

سعیا ری رفت و فردا ہم چنان معلوم نیست
در میان این و آن فرصت شمار امروز را

خدا کی حمد کیا کیجیے کہ وہ تو ہماری حمد سے مستغنی ہے۔ ان رسم کی پابندی ضرور ہے۔ اے اللہ تو ہی اچھا ہے ہم سب برے ہیں۔ بڑے ہونے پر بھی کسی غیر کے تیس تیرے ہیں۔ تیرے کہلائیں لہٰذا پھر بھی بڑے رہیں اے دل قبول نہیں کرتا بس مرا بیان فرد مگران را تو دانی۔

اما بعد۔ مجھے صاحب چاہے کوئی خوش ہو یا ناخوش ہو ۲۱ مارچ کو نوروز ہوگا اور ضرور ہوگا۔ غالباً اس اندیشہ سے کہ کہیں سائمن کمیشن کی طرح بائیکاٹ نہ ہو نقطۂ اول برج حمل میں حضرت خورشید جہاں تاب رات کو دو بجے کے بعد چپ چپاتے قدم رکھیں گے۔ کوئی بڑے لاٹ صاحب تو ہیں نہیں کہ داخلے کے وقت دنادن توپیں چھوٹنے لگیں عالم بھر کے پردہ ہائے گوش پھٹنا جائیں۔ کسی کو ان کی آمد کی کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔

برج مبارک ملاحظہ ہو۔ ناگے میں گر چہ یہ سوار داہنے ہاتھ میں کمان بائیں میں مچھلی پشت پر ترکش۔ سامنے کتاب اور مٹھائی کی ٹوکری۔ پوشاک دھانی۔

امیر خسرو دہلوی سے چار پنہاریوں نے فرمائش کی تھی کہ وہ کھیر چرخے کتے اور ڈھول کا شعر انہیں سنائیں انھوں نے کہا ہے

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

ہم خدا نخواستہ شاعر نہیں ایک ظریف ہیں اس لیے نثر میں ان سات مختلف خیال چیزوں کا پوشیل لگاؤ بیان کرتے ہیں۔

گھر سواری کے قابل جانور نہیں گر جس سلطنت کے مقبوضات میں کسی وقت آفتاب غروب نہیں ہوتا وہ صرف ہندوستان کی بدولت آج دیگر ممالک سے ممتاز ہے ہندوستان اور انگلستان کی قربت کا واسطہ مصر ہے مصر میں نہر اسمٰعیل سے پیشتر گدھے کی پرورش ہوتی تھی کریٹ کی بھول بھلیوں میں تعداد در تعداد دریائی ناگا میں کرتے تھے بھول بھلیوں میں مدد ہائے نیل سے ایک نیل سی نہر یا نالی کے ذریعہ پانی بھرا جاتا تھا۔ ایسی مشینیں لگائی گئی تھیں کہ دم بھر میں پانی غائب ہو جاتا تھا۔ اگر انگلستان کا آفتاب سلطنت گدھے پر سواری نہ کرتا تو نہیں چنان میں پھنس جاتے آجکل خداوند ننگ کسی قدر بھرے ہوتے ہیں لہٰذا منجم سچ کہتا ہے کہ آفتاب عالمتاب گدھے پر سوار ہے گو لاکھ اگر مگر کرے ننگ سوار صاحب جان نچھاڑ دینگے۔

داہنے ہاتھ میں کمان ہے۔ کیوں نہ سوال لگا دیتے پر یہی کمان کمانڈ کی صورت میں خدمت ادا کر سکتی ہے۔ تیر چل چکا کمان رہ گئی۔

بائیں ہاتھ میں مچھلی ہے۔ ملک ہجر کے ہاتھ میں ہونا تعجب کی بات نہیں عالم عالم ہے آب ہے تو مچھلیاں جائیں کہاں ہاتھوں میں تڑپنے کے سوا چارہ ہی کیا ہے۔

پشت پر ترکش ہونے کی علت بالکل ظاہر ہے۔ کمان تو اور تیر نو رو بال دوش ہے۔ کوئی ونہ بچے تو ترکش میں رو تیر نہیں ہم بانکے بہادر بنتے ہیں۔

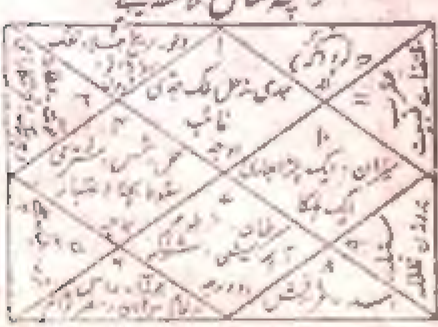
کتاب۔ اگلے پچھلے کارناموں کی یادداشت ہے جو سبق یاد کر رہے ہیں۔

مٹھائی کا طبق پر سپیل بسم اللہ کا تبرک یا شادی کا انعام ہے۔ منھ میٹھا کیجیے اور ملا مجھے بھی لگائیے

پادشاہ ہے بسر مکتب دو لو ... درکنار نہاد
بوسہ بر ... او نوشتہ بزر جور استاد بہ ز مہر پدر

سبز پوشاک نجت سبز کی علامت ہے۔ سوکھے ساون برے یا ہرے بھادوں ہر کیف دھانی رنگ پوشاک ہے میں سبز ہی جوتی۔ دھوپ پڑنے سے سبزی زرد ہو سکتی ہے ساون کے اندھے لیڈروں کی آنکھوں کا امتحان مقصود ہے

زائچہ سال ملاحظہ کیجیے



پہلا خانہ ہے جدی - اس مین سنیچر گھسا ہوا ہے تخمینی غلطی کے اعتبار سے جدی اور آبائی گدی پر مغرور ہونے والے تیز رائین جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے جدی کے معنی ہین بز غالہ - بکرے کی خاصیت سے پرہیز لازم ہے خصی ہو جائین تو بچا ہے گوشت چربیلا ہو گا کھانے والے مزا کرینگے نسل دو سرون کی آزردہ ہونے سے محفوظ رہے گی ؎

آپ کو سوخت نیر کو لذت
یہ مزا ہم کباب مین دیکھا

دوسرا خانہ ہے دلو - علاوہ فلک مریخ صاحب اس کے مالک ہین - چین و عراق کو خیر منانی چاہیے - ڈوبچی مین خون نہ ہے -

تیسرا خانہ حوت ہے - منشی عطارد صاحب جاڑے نویس ہین - سویٹ حکومت کے خلاف جال پھیلائینگے - نا مزل کھیلیگا - تیسرے خانے پر پروانے -

چوتھے خانہ مین شمس و مشتری کا جوڑا ہے - حمل برج کا نام ہے - بچہ خوبصورت ہونگے مگر جلالی جاہلی دونون حیثیتین ہونگی -

پانچوان خانہ ثور ہے - بچون کی آنکھین بڑی ہونگی سینگ نکلنے کا اندیشہ ہے ناتھنے کی فکر چاہیے -

چھٹا خانہ جوزا اور طالع قلب مستبعی زوجہ ہے جوڑا برخوردار آدم و حوا کی جدائی ہوگی - یون سمجھ لیجیے کہ دونون حرف مستقل ہو جائینگے - راس تا نبی سرحد پر زور لگا - جسل حقیقی کے معنی یہی ہین -

ساتوان خانہ سرطان ہے - بےسر کا بازو ہے - آپ ہی ایک قرض کا نام ہے - اسکی نیکی کو ہندوستانیون کے واسطے علاج ہے - یونینسٹ رفت کے ستارے بہت نیک ہین اگر ان حضرت یا سرطان کا دم کرین تو اچھے رہینگے مگر اسکا مالک ہے اسلیے چارون کی چاندنی مین کوئی شک نہین -

آٹھوان اسد ہے - گردش کے بعد کچھ دن مین غفلت کی نیند ہوگی - بر طانوی نشان -

نوان سنبلہ ہے - بنگالی بازون کو فائدہ ہوگا -

دسوان خانہ میزان ہے - پاسنگ نہ ہو تو پلہ برابر ہین - مگر نیچے کب ہوتے ہین -

گیارھوان عقرب ہے - موم بتی کی گھنٹیہ ہو یا نہ ہو -



جان بل "اون - اون - بل کی لیتا ہے؟"
مصر "ابھی فرا نے - گھو نسا دکھانے کی بات دوسری ہے مگر شرائط نامنظور"

بارھوان قوس ہے - مگر جلد گستہ ہے اور بہت وہم و خبط زیادہ ہے - بڑے تیر انداز شکاری سے محروم رہینگے - تو ہوسے علمی اور خیالی قیاسات ہو جائیں گے مین مگر بہت گھرے ہین - باقی رہی ہمارے ملک کی پولیٹیکل سوشل تعلیمی قومی حالت تو سبحان اللہ - جہان یکرنگی کے خلاف ہے جسکی زبان ایک نہ مسلک ایک - وہ کوئی اور مرتے ہین پاس آتے ہین دانشمند ہین معاملہ مین ہر ایک بڑی بات پر ہمیشہ تعجب رہے گا

اچھی بات کس قطار شمار مین ہے - سال گزشتہ جو کچھ لکھا گیا تھا حرف بحرف پورا ہوا - وضع بدلی نہین تو حالت کیون بدلے - ان کسیقدر تغیر ضرور ہوگا مگر ذمہ دارون کے علی الرغم ہونگے - اور نتائج خلقی اس بد بختی کے ذمہ دار ہونگے - باقی آئندہ

راقم

وقت آل نال

"کرتی"

سو خلوص کی حمایت مین ایک ماہوار رسالہ زیر اہتمام دیال سنگھ ہزار سنگھ اکالی امرتسر سے نکلتا ہے - تقریباً ۲۰ جزو کا حجم ہے - مضامین اہل ملک کی توجہ کے قابل ہین - عوام کی طاقت خدائی طاقت ہے - جس ملک کے عوام کمزور ہین آئے دن مرتے رہتے ہین روز بد کا سامنا رہتا ہے - آخر ہندوستان مین کیا نہین ہے؟ آبادی نہین جان نہین - پڑھے لکھے نہین - صاحب مروت نہین - ہمت نہین ہر طرح کے لوگ موجود ہین کمی ہے تو یہی کہ یہان کے عوام بے علم اور کمزور ہین - فاقہ کشی ان کی معاش - بے ادبی حسرت بیماری اور یاس انکی نگہسار ہے آج انہین نہ کبھی سر کبھی عزت و آرام ملے یہ بقدر ضرورت پڑھ لکھ جائین تو "دنڈے کے ملک زادے" اور "کار فرمائی" کے خوگر بھی تو ہی ہو جائیں - بات انکے منہ سے نکلے اور ملوری ہو اس دست و پا شکستہ گروہ کے ہاتھ مین - جہان ۹۰ فیصدی ملکی حالت سے بے خبر کسان اور مزدوری پیشہ رہتے ہون وہان جمہ نے اور عیار بھی لیڈر بن سکتے ہین اور اگر کسیقدر دل ہو تو ملکی وفادار بھی -

یہ عوام کی ناتوانی ہے جو مسٹر گریراسمبلی میں
ان کے مکڑے ہوئے اور فرماتے ہیں۔ (زبان حال)
اگر آپ اپنی شفا چاہتے ہیں تو شاہی کمیشن کو
قبول کیجیے بس یہی کمیشن مرض کا قدرتی ہے جس کا
بدل دو سے زمین تو کیا اب عرش پر بھی نہیں ہے۔ یہ
لوگ مہمان آئے ہیں۔ ہندوستان کی قدیم رسم ہے کہ
آمدورفت کا کرایہ اور کھانا بلکہ نقد و جنس بطور تحفہ
دیتے ہیں۔ پھر ہم جو ان کے واسطے "دو زمان مژدہ"
مانگتے ہیں تو کیا عجب لاتے ہیں۔ یہ لوگ آئے ہیں
تحقیقات کرینگے۔ چھان بین کرینگے۔ پھر بیان کرینگے
دفعدوار وہ ان کے بعد "گو ز دہان" کا مصدر گردانینگے
اسی میں ملک اور اہل ملک کا فائدہ ہے۔ اور حضرت
یہ خیال کہ آپ کی کونسل اسمبلی یا لیڈروں کی بھوکی
سی لکڑی ملکی قائم مقام ہے صحیح نہیں۔ "میں بھی ہوں
یہ" مجھے یقین تک ہے۔ ہم اور اسلام سے بھی دور اور
بڑھا ہوا اصلی فریق ملک اور طبقۂ عوام ہے۔ وہ صدقہ آپ کو
ملین دست و پا شکستہ حشرات الارض کی مانند نوالہ پر
پانی نہ پھیریے۔ دولا گئے "زندان مژدہ" کمیشن کو اپنے
ہندو وم کا کو نہیں جا آپ اس سے کہیے "پانی لگا دو
دیکھ لا لیجیے" "چلو ریاستوں کی سیر کرو" وہ کہے بہتر
"ابھی خوب شکار کھیلو" وہ کہے اچھا "یہی آتشبازی
کا دھوان سر لگو" وہ کہے بہت خوب۔ جنس چاہے
اور پلاؤ کھا کے دانت گھسے اور آپ اسے کچھ نہ
دیجیے یہ کمان کی شرافت ہے۔ اسے دانت گھسائی
بھی ملنی چاہیے اور نگاہ و تماشائی کی اجرت بھی۔۔۔۔
اگر عوام میں طاقت ہوتی تو وہ ان کو اپریشن کا زمانہ یاد
دلاتے۔ جب کہ بے پڑھے لکھے نائی دھوبی کنجڑے
قصیٔ جلاہے قسائی۔ تیلی قبولی نان والی حلوائی
دال کی دوکان میں کونسل کی کرسیوں پر ڈٹے گئے تھے

اور کونسل دا اینڈ منٹ دفا فون، آگی قوت پر پاس
کرا لیا گیا تھا۔ ملکی رہبر لوگ جن کی تعمیل کرتے تھے اور جس
کے ذمہ دار کا ان اسی اسمبلی اور کونسل کو سو تیلی
نہیں سگی ملکی قائم مقام کہتے تھے۔ بھلا یہ کہاں کا
انصاف ہے کہ اڈ لو۔ سکنڈ۔ گھسیٹے۔ سلار و۔ دائکا
تمیں۔ نجات اللہ۔ چھیدا۔ چھیٹرا۔ بدوا۔ لنگو ٹھوا
ایک کیبنٹ میں ملکی قائم مقام بن جائیں اور دوسری
کیبنٹ میں مسٹر جینا۔ مہاراجہ محمود آباد۔ مسٹر جینا کی
ڈاکٹر سپرو۔ سر علی امام۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ وجیہ الدین
مسٹر مدن موہن مالوی کا شمار بھی ملکی قائم مقاموں میں ہو۔
ملکی قائم مقام اہل ملک کے تقاضی کون ہیں؟

(۱) جنکی منشا دولت میں شاید کوئی شخص ہندوستان
کی طرف منھ کرکے سویا ہو۔

(۲) جنکی حمایت و حفاظت میں خفیہ پولیس کے خدمات
وسکالر ہوں۔

(۳) جنکی آمد پر ملک بھر سیاہ جھنڈیاں لے کے نکلے اور
کہے جا ل دکھا دو جا دکھا دو۔ ہمیں تمہاری ضرورت
نہیں۔

(۴) جنکے نزول اجلال کے ساتھ دفعہ ۱۴۴ عمل پذیر ہو۔
(۵) جنہیں ہندوستانی کا عمل نہ جانتے ہوں۔
(۶) جنہیں ملکی زبان پر بھی عبور نہ ہو۔
(۷) جنہوں نے ہندوستان کے حق میں کبھی کلمۂ خیر کہا ہو۔

(۸) جنکے حسن تدبیر و حسن طینت کی شہرت ہندوستان میں
ہمکہ نہ پہونچی ہو۔

(۹) جنکے اعمال نامے میں صرف اتنا نظر آتا ہو کہ انہوں نے
غیر ممالک میں برطانیہ کے حقیقی یا مجازی یا زبردستی کے
حقوق کی بھی حفاظت کی۔

اگر عوام میں طاقت ہوتی تو پنجاب کا مشہور شاعر
محض بے سرو پا نظموں کی بدولت مسیحائے ملک کی ناک
پر مرغی کے تخیل کا انڈا یا محل تعمیر کر سکتا۔

بہر حال ‹کرتی› اپنے مقاصد کی اشاعت کا سلیقہ
رکھتا ہے۔ البتہ ہم ‹کرتی› سے اس امر میں متفق نہیں ہیں
کہ پولیٹکل ڈاکہ ڈالنے والوں کو وہ شہید یا غازی کا
خطاب دے۔ کوئی شخص شراب کی تجارت سے مسجد بنوائے
تو اس مسجد میں سجدہ مقبول نہ ہوگا۔ اسی طرح ملکی مفاد کی
نیت سے ڈاکہ ڈالنا ایک بیہودہ حرکت یا جنون ہے۔
پھر ڈاکہ بھی اپنے بھائیوں پر۔ یہ کام پوچھنڈے
بازوں کا ہے کہ بھیڑ پر چڑھنے والی چوہیا کو تبرک سمجھیں
نیت پاک اور تدبیر ہونی چاہیے۔ غلط کاری کی حمایت
نہایت بری اور مکروہ تدبیر ہے وہ کچے سوت کی طرح
ٹوٹ کے بھرا لینے والے کو نیچا دکھا دیتی ہے رسالے کی
کھائی چھپائی کاغذ کوئی چیز قابل اعتراض نہیں۔

ادبی حیثیت سے ہم اسکے متعلق کوئی رائے ظاہر
نہیں کرتے بعض خامیاں ہیں آئی کی طرف اعتنا کی ضرورت



معقول اور قوی دلیلیں

(۱)

زید: "بیٹے صاحب! ترکہ دلوائیے۔ آپ کی والدہ نے انتقال فرمایا۔ بندہ بھی اُن کا وارث اور آپ کا بھائی ہے۔"

عمرو: "واللہ حضرت میں نے تو عمر بھر میں آج پہلی دفعہ آپ کی صورت دیکھی ہے۔ میں آپ سے ہرگز واقف نہیں ہوں آپ کون ہیں۔"

زید: "چہ خوش اے جناب آپ نہیں جانتے۔ جب آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور نہ بندہ وجود میں آیا تھا اسوقت آپ کی والدہ مرحومہ کی شادی بندہ کے والد کے ساتھ ٹھہری تھی۔ پس اگر وہ شادی ہو جاتی تو بندہ بھی آپ کی والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوتا۔ اور آپ کا برادر حقیقی ہوتا یا نہیں؟"

عمرو: "بے شک۔"

زید: "اسی رشتے سے میں آپ کا بھائی ہوں۔ لے دلوائیے ترکہ حیل حجت نہ کیجیے۔"

(۲)

خالد: "آہا! آج بہت دنوں کے بعد آپ سے ملاقات ہوئی۔ اب تو آپ غریب خانے پر تشریف ہی نہیں لاتے۔"

ولید: "کیا کہوں مجھے شرم آتی ہے۔"

خالد: "شرم کیسی؟"

ولید: "آپ تو میں بھولے۔ یاد کیجیے اس روز میں نے دل لگی دل لگی میں آپ کو سالا کہہ دیا تھا۔"

خالد: "خیر تو میں آپ کو بحل کرتا ہوں آپ شرمائیے نہیں۔ چھوٹے کی زبان سے نکل گئی تو نکل گئی۔"

ولید: "آپ عفو کیجیے یا نہ کیجیے بندہ حاضر نہیں ہو سکتا آپ کے مقرر اپنے دل میں کہیں گے۔ لڑکا تو سسرال کا کتا ہے جب دیکھیے دروازے پر کھڑا ہے۔ سسرال سے زیادہ خلا ملا ٹھیک نہیں۔ میں یہ ننگ ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ اچھا خدا حافظ۔ بھابی صاحبہ کی خدمت میں دست بستہ تسلیمات۔ اور اپنی ہمشیرہ صاحبہ یعنی اہلیہ کی خدمت میں سلام شوق کہہ دیجیے گا۔"

―――

۳

بکر: "کہیے۔ میں نے سنا آپ مقدمہ جیت گئے۔"

نعمان: "جی ہاں۔ خدا نے بڑا فضل کیا۔ آپ خیال تو کیجیے ایک لاکھ کی رقم ڈوبی جاتی تھی۔"

بکر: "اور آپ روز بارہ بجے رات کو دریا کے کنارے عمل بھی تو پڑھتے تھے۔"

نعمان: "جی ہاں۔ اسی عمل کا یہ اثر ہے۔ واللہ میں تو مان گیا۔"

بکر: "بے شک بے شک۔ اب عرض یہ ہے کہ پچیس ہزار مجھے مرحمت فرمائیے۔"

نعمان: "یعنی؟"

بکر: "یعنی وعنی کچھ نہیں۔ واللہ کھڑے کھڑے لے لوں گا ورنہ آپ کا سر ہے اور یہ ڈنڈا۔"

نعمان: "کچھ خیر ہے۔ آپ ہوتے کون ہیں؟"

بکر: "سنیے جب آپ دعا مانگتے تھے تو میں اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا ہوا آمین آمین کہتا تھا۔ آپ خود ہی قائل ہیں کہ اسی دعائے نیم شبی کا اثر آپ کے کام آیا۔ دعا کے لیے آمین ضروری جزو ہے لہذا آمین گوئی کا حق دلوائیے۔"

―――

کچھ اسی قسم کے حقوق ہندوستان کے خزانے پر سائمن کمیشن کے بھی قائم ہو گئے ہیں جو قبول کرنے ہی ہیں گے۔ دیکھا یہ جاوے کہ کتنے اور کس قسم کے ہیں۔

حکومت: "ابھی کمیشن کو خرچ دلواؤ۔"

ہند: "اے حضرت کیسا کمیشن کمیشن ہوتا کون ہے؟ جس کا بار ہم اٹھائیں۔"

حکومت: "کمیشن تمہارا برادر عینی ہے۔"

ہند: "آخر کس رشتے سے؟"

حکومت: "خیر خواہی ہند کے رشتے سے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

اسکے علاوہ اس نے کئی مرتبہ خواب میں دیکھا کہ ہم لوگ اہل ہند کو تجارت میں مدد دے رہے ہیں۔ یہ ایک حق ہوا۔ کئی بار اسے وہم ہوا کہ جب تک میں صنعتی اسکول اور کالج ضرور ہونے چاہئیں یہ دوسرا حق ہوا۔ بارہا ذہن میں آیا کہ اہل ہند کی ضرورت ہے اسکی حمایت کرنی چاہیے یہ تیسرا حق ہوا۔ ولایت سے ہندوستان پہونچنے تک کتنی کتابیں مطالعہ کیں جن کا خلاصہ یہ تھا کہ زیر سایہ برطانیہ ہندوستان کو خود مختاری ملنی چاہیے یہ چوتھا حق ہوا۔ ایک دفعہ کمیشن کے ارکان کسی صحبت میں شریک ہوئے اور وہاں ہندوستان کا ذکر انہیں اپنے کانوں سے سننا پڑا۔ یہ پانچواں حق ہوا۔ کمیشن لیٹن کے کارخانے کی چائے پیتا ہے۔ چائے میں دودھ ملایا جاتا ہے لہذا دودھ شریک ہونے کا چھٹا حق ہوا اور ساتواں حق ......"

ہند: "بہت خوب آپ کے حق۔ اپنی ذات پر کچھ ہمارا بھی حق ہے یا نہیں؟"

حکومت: "اختیار، اختیار۔"

ہند: "اے حضرت اول خویش بعدہٗ درویش۔"

حکومت: "یہ جو کچھ تکلفات ہو رہے ہیں تمہارے ہی کے واسطے ہیں۔"

ہند: "کم از کم ہم سے اجازت لے کے آتے۔"

حکومت: "واہ رے الٹی منطق۔ آمدن باردت رفتن باجازت مشہور ہے جب جانے لگیں گے تو آپ سے پوچھ کے جائیں گے۔"

ہند: "تو جناب مہمان زا بافضولی چہ کار مہمان تو کیسے کہ پہلے ہی سے مصارف آمد و رفت کا بل بنالیا اپنے کمانے پینے کا بل بنالیا۔ اپنے حج کا اور سیر شکار کا بل بنالیا ایسا مہمان تو ہم نے کہیں دیکھا نہیں۔"

حکومت: "تو کیا وہ اپنی خوشی سے آئے ہیں۔"

ہند: "تو کیا وہ ہمارے بلائے ہوئے آئے ہیں۔"

حکومت: "ہندوستان کی ماتا نے ستا یا ہے آئے۔"

ہند: "ماتا کی بھی کوئی قیمت ہے؟"

حکومت: "قیمت نہیں تم نے سلف گورنمنٹ لینے کی مانگی۔ یہ آمین کہنے آئے ہیں۔ اسلئے آمین گوئی کا حق سمجھو۔"

ہند: "انھوں نے ابتک کیا کام کیا۔"

حکومت: "کیوں بتائیں؟"

ہند: "جا کے کیا کریں گے۔"



"قریب الظہور منظر"

ہزہان این است:— اے حضور آپ مالک ہیں پرانے دوست بھی ہیں۔ امیر پرور بھی ہیں۔ پرانے معاہدات ......"

مسٹر کمیشن:— جی ہاں اسکے علاوہ ریفارمر بھی ہیں۔ مجدد بھی ہیں۔ مفید مطلب باتیں ملحوظ رہیں گی مطمئن رہیے"

حکومت: کیوں بتائیں؟
ہند: یہ آوا جاہی کیسی؟
حکومت: کیوں بتائیں۔
ہند: اچھا ایک پھیرا تو آپ کیا اور خانا خراب کمیشن کے زور سے کرایہ بھاڑا ہرجا خرچا اصل حکومت آپ کے ہاتھوں نہیں مل رہے گا۔ بار دگر جو تشریف لائیں گے تو اس کا بار کس کے سر پڑے گا؟
حکومت: ابھی سے کیوں بتائیں۔ بہر حال یہ آوا جاوی تمھارے کام ہی سے ہے۔
ہند: آخر کام کی نوعیت تو معلوم ہو کیا کام ہے؟
حکومت: کیوں بتائیں۔ بس ایسی بات ہے کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ واللہ بخت دہشت کی بخشش ہو جائے گی۔ پھولوں نہ سماؤ گے۔
ہند: ابھی کچھ ہم بھی تو سنیں۔ بغیر کام کے سنے اُجرت کیسی؟
حکومت: کیوں بتائیں۔
ہند: کیوں بتائیں لاریب ایک قوی دلیل ہے۔ تمھاری کیوں بتائیں کا جواب یہی ہے کہ جہاں کمیشن جائے وہیں سے کیوں بتائیں کی آواز آئے۔

مزاج شریف - کیوں بتائیں۔
اسم مبارک - کیوں بتائیں۔
خیر و عافیت ہے؟ - کیوں بتائیں۔
بندہ حاضر ہو؟ - کیوں بتائیں۔

اور کمیشن صاحب جب اپنے وطن مالوف کی طرف سادہ نامہ اعمال لے کے تشریف لیجائیں اور ہر سوال کا جواب "کیوں بتائیں" دیں تو وزیر ہند اور نائب وزیر ہند حیران رہ جائیں کہ یہ کیسا جواب ہے۔ اور جس طرح حسب افواہ حکومت ہند نے کمیشن کا ساتھ دینے کے واسطے کونسل آف اسٹیٹ سے تین ممبر اسمبلی سے دو ممبر "کیوں بتائیں" سے ووٹ دینے کا ایک ست نما تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے اسی طرح دوسرے پھیرے میں ریفارمس کی ایک خود ساختہ تسبیح جس کا خلاصہ "کیوں بتائیں" ہو حکومت انگلستان تجویز کرکے بھیج دے کہ قصہ ہی جھگڑا چکے۔

حکایت ہے کہ ایک صاحب راہ میں روتے جا رہے تھے ایک دوست نے پوچھا۔ خیر تو ہے۔ قسمت اور شکل میں بتیرے پوچھنے سے آخر میں روح تو ہوا فرمایا "گھر کا گھر تباہ ہو گیا" دوست صاحب متحیر کہ انھوں نے تو عمر بھر شادی نہیں کی گھر نہیں بسایا۔ تباہی کیسی۔ دریافت کیا کہ آپ کی شادی تو ہوئی نہیں یہ تباہی کیسی۔ بیچارے نے تفصیل بیان کی کہ ایک روز مشاطہ آئی اس نے کہا ہزار روپے دو تو شادی کرا دوں۔ اللہ جانتا ہے ایسی چاند سی بہو کہ دیکھے بھوک پیاس جاتی ہے۔ بندہ نے توڑا حوالے کیا۔ دوبارہ آئی اور یہ مژدہ کیا کہ شادی تو ہو گئی اب دولھن کا ماشاء اللہ سے پاؤں بھاری ہے زچہ خانے کا خرچ درکار ہے۔ خیر یہ بھی دوسرا توڑا حاضر ہے۔ اسی طرح چھٹی ہوئی دودھ بڑھائی ہوئی کیا کرتا نقدہ واجب تھا دیتا چلا گیا۔ اس احقر کو بی بی بچے ساس سسر سے اور سسرالی عزیزوں کے دیکھنے کا بہت اشتیاق تھا جب مشاطہ سے بہت تقاضا کیا تو آج اس نے آ کے سنائی شادی صاحبزادے کو ڈبل نمونیا ہوا اور بیگم صاحب پر فالج گرا۔ پانچسو نقد تجہیز و تکفین کیجیے چالیسویں عاقبتی جوڑے کے دیجیے۔ ابھی مشاطہ نے دونوں کی قبر دکھائی جیتے جی دیدار کا ارمان رہا مقبرے سے آ رہا ہوں۔" دوست صاحب ہنسے اور کہنے لگے "حضرت آپ کی بیگم صاحبہ کہاں رہتی تھیں۔ بغیر جوتا پہرایا جانے کیونکر ہوگا؟" بولے کہ "حضرت اس جھنجھٹ کی مجھے اطلاع نہیں میں تو روپیہ دیئے جاتا تھا۔"

کمیشن صاحب کا دوبارہ نزول اجلال اگر حالت یہی رہی اور سٹہ و رنگ حکومت کی عقلی کیفیت درست تھی تو میاں ہندوستان کو کیا بتائیں۔ "کیوں بتائیں" اور ناحق کے حقوق کی بدولت یوں ہی اڑوا دے گا۔ شادی بھی ہوگی بچہ بھی ہوگا مگر میاں بی بی کو دیکھیں گے نہ بی بی میاں کو۔ ابھی تک اصلاحات بن دیکھے میاں بی بی کے وصال کا نتیجہ اور مشاطہ (حکومت) کے خیالی گنبد ہند میں (تقریریں) کی زرین کارروائی ہیں۔ بیٹے مشفق ہے تا حال ان کا نان نفقہ ہندوستان کے سر ہے۔ علت وصل و وصال کیسا؟ جمال خورشید مثال (رفاہ) اب تک نہیں دیکھا۔ شدہ شدہ میں زرد نما اصلاح کی شنائی آ جائے گی۔ اس وقت میاں سر شفیع اور سر اقبال کے ماثل ما قران قبروں پر پھول چڑھانے کی خدمت ادا کرنے کے بعد ایک طرف روئیں گے اور مشاطہ حکومت زر مصارف کر حلال کرنے کے لیے ان کا ساتھ دے گی۔

راقم بقلم
قوت دلیل فلاسفر

پنچ دل خدا - خدا دل پنچ

رحم کے گولے۔ کرم کے بم

ہماری انگریزی حکومت کو دل لبھانے کے بہت سے گر یاد ہیں۔ ایران کا دل لبھانے کے واسطے خاص تدبیر یہ اختیار کی گئی کہ بحرین کا مسئلہ چھیڑا گیا اصل مقصود یہ ہے کہ ایران کی فضا میں انگریزی ہوائی جہازوں کو منڈلانے کی اجازت ملے ایک طرف سے سختی ہو تو دوسری جانب نرمی پیدا ہو جائے۔ سوویٹ حکومت کا دباؤ ایران سہتا ہے تو کیوں ہمارا کرو۔ دوسرے ابن سعود کا دل یوں لبھانا چاہتے ہیں کہ خدا نخواستہ کوئی قوم اسکے خلاف مائل پرخاش ہے تو ہوائی ہتیار۔ اور اپنے دشمنوں کو خواہ وہ ریاضی ہوں یا عراقی یا ایرانی والی عراق (فیصل بن حسین) کا دل اسطرح لبھاتے ہیں کہ بھائی ہماری تجارت یہاں پھیلی ہوئی ہے تیل کی حفاظت مقصود ہے ریل کی حفاظت مقصود ہے اب کہو ہمارا تمھارا چولی دامن کا ساتھ ہے "چولی کی اور دامن لٹکا" حتی الوسع ہم اپنی یا تمھاری حمایت کرینگے۔ جو کوئی تمھاری طرف آنکھ اٹھا کے دیکھے اسے بے تکلف مار دو۔

کرم من بسا نہی خوا ہ
کرم من بسا نیشو ا ہ

ہ افضل امام حسین کا دل یوں لبھایا گیا کہ ہند ترکی

قبائل پر صدو وعدن وغیرہ میں بم کے گولے برسائے گئے
اور انہیں دشمنی کی طرف زیادہ مائل کیا۔ آخر ہم نے کیا
کیڑے پڑے ہیں جو ہم سے غلطی نہیں۔ بہانہ یہ ہے
کہ زیدی قبائل صدود عدن میں آتے اور لوگوں کو
پکڑ لیجاتے تھے اگرچہ ہم ان اسیران ستم کی حمایت
نہیں کر سکتے لیکن یہ ہمارے زرخرید ہیں ہم سے
تنخواہ پاتے ہیں ہم سے ان سے معاہدہ ہے۔ بھلا
معاہدے کا پاس نہ کریں تو دنیا کو کیا منھ دکھائیں؟
لہٰذا اس دھینگا دھینگی کا علاج یہی تھا کہ ہم نے
نہایت دریاہانہ و کریمانہ طریق سے ان کا دل لبھایا
اور قتابہ پر جوان زیدیوں کا صدر مقام ہے رحم و
کرم کے گولے پانچ مرتبہ برسائے۔

اگر "رحم و کرم" کی علامت "گولے اور بم" ہیں تو
ظلم کی علامت مساس اور بوسہ بازی ہونی چاہیے۔
اسوقت ایشیا دول یورپ کے "پنجۂ رحم و کرم"
میں اسیر ہے شفقت کی برچھیاں مہر کے خنجر الفت کے
تیر محبت کی لاٹھیاں عنایت کے تبر یاہمی رقابت
کی بدولت برس رہے ہیں۔ یہ ظلم تو ہے نہیں جو کوئی
شکایت کرے۔ مگر افغانستان اور جاپان کے سوا
اسوقت تمام ایشیا پامال عطوفت دول یورپ ہے
خصوصاً انگلستان کی ماتا کی ممتا نہیں چین
عراق عرب ایران میں اسکی ماتا کے شعلے بھڑک
رہے ہیں۔ دیکھیے اس رحم کے گولے اور کرم کے بم کا
جواب کیا ہوتا ہے۔ بظاہر یہ رحم و کرم بہت جلد رنگ
دکھائے گا۔ خداوند کہیں یہ رحم و کرم پلٹ نہ پڑے۔
ہم تو اپنی خیر مناتے ہیں۔ کیا معنی کہ یہ ملک
ہندوستان کے اردگرد ہی رحم و کرم کا دائرہ وسیع
ہوا اور دیگر ممالک سے چھیڑ ہی تو خمیازہ اسکا غریب
ہندوستان کو بھگتنا پڑے گا۔ کرم کے لڈوؤں کے
واسطے شکر بھی اور رحم کی پینڈیوں کے واسطے
روا اور میدا [illegible] ہندوستان ہی سے جائے گا
ہاتھ سے ہمارا مال ہے کہ گھر میں نہیں دانے
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]

لیکن ہندوستان کے صدو وصبی کا تعین نہیں کیا
کہ تمام عدن چین مصر ایران افغانستان عراق عرب
کے تمام جھگڑوں کا ذمہ دار ہندوستان ہے یا نہیں
ان ممالک کا اپنی دُم سے باندھنا اسکے لیے مفید ہے
یا مضر۔ انکے زیر حکم رہنے سے خزانۂ ہند یا اہل ہند
کو آجتک کیا نفع ہوا۔

غربا پروری یا گربہ پروری

ایک بصرہ کا رہنے والا تاجر اپنی بلی پر اسوجہ سے
ناراض ہوا کہ اُسنے بے پوچھے گچھے کبوتر کی پالو بچا پر
چوٹ کی اور چٹ کر گئی کہ خدا کے خانہ کا مفت بچا
نہ تھا اُس نے بلی کو ایک تختے میں باندھ کے دجلہ کیا
سپرد دیا۔ وہ مریں تھا نہیں تیری اگر ہوتی ہوگی تو دوکو
اتفاق کی بات کہ والی بصرہ دجلہ پر بیٹھا دریا کی
سیر کر رہا تھا۔ اسکی نگاہ بلی پر پڑی ملاحوں سے تختہ
نکلوایا بلی کی حالت پر افسوس کیا گربہ پروری کی
رگ پھڑکی۔ بلی کی گردن میں نامشا ہی پر ستخط مہر خاص
لکھ کے اٹکا دیا اور تختہ سے رہائی عنایت
فرمائی۔ بلی گھر کی عاشق ہوتی ہے اور مالک کی پیاری
وہ چھوٹتے ہی گھر پہونچی اور دیوار پر بیٹھ کے بولی
"میاؤں" میاں نے پاس بلا کے سرکاری نسخہ پڑھا۔
پڑھتے ہی مکان کا قبالہ قفلوں کی کنجیاں طوطے کے
پنجرے کبوتروں کی کُڑکیں گڈھوں پر وہ دیں اور حضرت
گورنر کے در دولت کی راہ لی۔

گورنر:- کہاں چلے؟

تاجر:- حضور کی خدمت میں۔

گورنر:- یہ سامان کیسا ہے؟

تاجر:- خدا و نعمت یہ دیکھیے بندہ کے اقربا میں
رشتہ دار غیرہ ہیں کسی آدمی کے حق میں نہیں لکھی گئی جو
بلی کے نام سے۔ میں نے اپنا گھر بار گربہ مسکین کے نام
ہبہ کر دیا۔ یہ کنجیاں رکھئے اور گڈھوں سے کام لیجئے
سلیقے نہیں۔ حضور غربا پرور بھی ہیں گربہ پرور بھی
اسکی نیابت فرمائیں۔ بلی قدوالقیاس۔ کبوتر میں
مرغے میں بلی انہیں دانہ پانی دے نہیں سکتی لہذا
یہ بھی حضور کی امانت میں حاضر ہیں۔ روزانہ ایک

جانور بلی کو عنایت کرتے رہیں۔ اجر کم علی اللہ۔

گورنر:- تم کون ہو؟

تاجر:- اس شدہ بلی کا مالک۔ خدا و نعمت یہ ہے کہ یہ
شاہی والان نامہ آج سے ملاحظہ تھا اسوقت بھی یہ بلا سے
جان تھی اسکو گردن میں سرکاری عفو و کرم کی دستاویز
لٹکتی ہے بھلا زندہ کا ہے کو رہنے دیتی۔

ایک ہمپٹ پیش بہا نگی اسکے اعلیٰ مصارف دو قسم کے
ہیں۔ غربا پرور اور گربہ پرور۔ تمور دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے
کہ گربہ پروری کے مصارف بہت بڑھے چڑھے ہیں
غربا پروری کی طرف توجہ بہت کم ہے۔ جب تک موقع
والان نامہ اصلاحات کی صورت میں عطا ہوا کہ زیب گلو تھا
اسوقت تک نہ انھیں اور مشفقوں نے زیادہ ترقی نہ کی
تھی۔ اب دستاویز عفو گردن میں حمائل ہے مفتوحین
لگی۔ اگر مناسب خیال فرمائیں تو کبوتروں کی کابکیں مرغوں
کے پنجرے۔ گھروں کی کنجیاں اور قبالے اُنکے حوالہ کرکے
انکے حوالے کریں۔ کیوں حضرت کیا صلاح ہے؟

(از خلاصۂ روداد لیجسلیٹو اسمبلی)

المختصرات

منشی ابو محمد صاحب تمنا لکھنؤ کے شعراء میں ہیں آپ
اودھ پنچ رسالے کے اڈیٹر میں ابھی آپنے ایک پورا
دیوان بھاری پر نظم فرمایا ہے کی ردیف ہی میں ایک شعر ہے
ہم کو تمہارے عشق نے ممتاز کر دیا
عبرت کی جا ہے تمنا ہو گیا کہ آپ
ابھی ممتاز لیجسلیٹو کونسل کے جس نعمت سے ممتاز تھیں مگر مسلم
نے حضرت تمنا کی تمنا پوری کر دی بیچاری حسن دولت
کے بندھن کر دو آئینی۔

بھاگ نکلو۔ جو کوئی اپنے وطن میں مصائب کا مسیحا تھا
وہ کچھ دنوں ادھر ادھر کیطرف بھاگ جاتا مشغول ہوگئی
زیادہ بہت دیکھن وہی کر رہے ہیں کہ ہمارے لیڈر کو بھاگ کر
یورپ گئے شاہ ایران بھاگے اور یورپ پہونچے سلطان
روم بھاگے اور یورپ پہونچے۔ اب سنتے ہیں کہ ہمارے
بھرتیور کے ہمارے راجہ گرد کی سندھیان مجبور ہے تو بھاگ
جائیں گے۔

یہ نکلا ایک نمبر اودھ پنچ کا گزشتہ ماہ نے نامہ ہوگی لہٰذا

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) اودھ پنچ ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ء کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible] (۲) [illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] ... منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے اساتذۂ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف
یعنے
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا
منظوم سفرنامۂ عراق
[illegible] قیمت فی جلد [illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی
[illegible]
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی درانکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا گیتوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت سہولت سے بدولت کتاب میں لکھ دیئے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا طریقہ بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا طریقہ اس میں موجود ہے قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی [illegible] فی جلد محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

(لطف) حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔